دسمبر ۲۰۱۵ء - قیمت -/25 ₹

ماہنامہ

کتاب نما

نئی دہلی

مدیر

ڈاکٹر عمران احمد عندلیب

اس شمارے میں

گزرا ہوا زمانہ — معین احسن جذبی — 6

اداریہ

لہو خورشید کا ٹپکے — مدیر — 7

مضامین

غالب کی ایک غزل اور لاتیقن — پروفیسر وہاب قیصر — 9

شعرائے اردو کے تذکرے: منظر، پس منظر — ڈاکٹر مسرت جہاں — 12

محمد مجیب کی ڈراما نگاری — ڈاکٹر حنا آفریں — 21

'امراؤ جان ادا' اور لکھنوی تہذیب — ڈاکٹر احمد خان — 26

اقبال کی شاعری میں آزادیِ نسواں کا مغربی فریب — ناصر پرویز — 39

تاریخ اکبر: عہد اکبری کی ایک غیر معروف تاریخ — ڈاکٹر صالحہ رشید — 42

قاضی جلال ہری پوری کی غزل گوئی — ڈاکٹر محمد اظہار حسین — 47

جھینی جھینی بینی چدریا: ایک مطالعہ — ڈاکٹر نفیس عبدالحکیم — 51

نظمیں / غزلیں

غزل — فریاد آزر — 31

غزل — جعفر ساہنی — 32

غزل — ظفر اقبال ظفر — 33

غزل — مسلم نواز — 34

کال بیل — شیخ رحمٰن اکولوی — 35

غزل — شاعر فتح پوری — 36

غزل — خلیق الزماں سحر — 37

غزل — محمد زاہد الحق — 38

افسانہ

پرائچت — اسد اللہ شریف — 57

رفتار ادب

نام کتاب	مبصر	نام کتاب	مبصر
مقالات	امتیاز احمد علیمی	اردو کا داستانوی ادب	سید عینین علی حق

☆☆☆

ڈاکٹر مسرت جہاں

شعرائے اُردو کے تذکرے: منظر، پس منظر

اُردو میں تذکرہ نگاری کی ابتدا اٹھارہویں صدی کی نصف دہائی سے ہوتی ہے۔ تذکرے کی ابتدا باقاعدہ منصوبہ بند طریقے سے نہیں ہوئی۔ تذکرہ نگار موقع ومحل کی مناسبت سے شاعروں کی حالات زندگی، اُن کے کلام اور بعض دفعہ اپنے تاثرات کا اظہار کیا کرتے تھے۔ اس میں بھی تذکرہ نگار کے ذوقِ طبع کا دخل تھا۔ اسی لیے تذکرے کی ہیئت میں یکسانیت نہیں پائی جاتی ہے۔ لیکن تذکرے کا موضوع ومواد ادبی ہے اور اسے قلم بند کرنے والی شخصیات ادب کی بلند پایہ ہستیاں رہی ہیں لہٰذا اس کی ادبی حیثیت تسلیم کی جاتی ہے۔ جس زمانے میں تذکرے لکھے جارہے تھے اس وقت تک ادب کی بیشتر نثری اصناف کی ابتدا نہیں ہوئی تھی۔ خاص طور پر غیر افسانوی نثری اصناف کا تو وجود ہی نہیں تھا۔ تذکروں میں تحقیق، تنقید، سوانح، خودنوشت، تاریخ وغیرہ کے ابتدائی نقوش ملتے ہیں۔ اُردو کے قدیم شعرا سے متعلق معلومات کے حصول میں تذکرے مفید ومعاون ثابت ہوتے ہیں۔ بابائے اردو مولوی عبدالحق نے بجا فرمایا ہے کہ ''ہمارے شعرا کے تذکرے گو جدید اصول کے مطابق نہ لکھے گئے ہوں تاہم ان میں بہت سی کام کی باتیں مل جاتی ہیں جو ایک محقق اور ادیب کی نظروں میں جواہر ریزوں سے کم نہیں۔''

تذکرہ کی ایک دوسری شکل بیاض (ڈائری) ہے۔ بیاض میں عموماً شاعروں سے متعلق کوئی اہم بات، کوئی واقعہ تحریر کرلیا جاتا ہے۔ اگر کسی شاعر کا کلام پسند آگیا اسے بھی بیاض میں نوٹ کرلیتے تھے۔ البتہ تذکرے کی طرح اس میں ترتیب کا اہتمام نہیں ملتا ہے لیکن ذوق تسکین کے لیے بیاض لکھنے کی روایت عام تھی۔ بیاض بھی تنقید کے لیے اہم اور مفید ثابت ہوسکتی ہیں۔ البتہ یہ ذاتی نوعیت کی ہوتی ہے اس لیے اس سے وہی استفادہ کرسکتا ہے جس کا بیاض ہو یا پھر یہ جسے ہاتھ لگ جائے۔ اسے ایک قسم کا شغل کہہ سکتے ہیں۔ بیاض نویسی کا سلسلہ اب بھی جاری ہے۔

تذکرہ اور بیاض کے ساتھ ساتھ تاریخ کا نام بھی آتا ہے۔ شاعر وادیب کی تاریخ تذکرے اور بیاض کی ہی کڑی معلوم ہوتی ہے البتہ اس میں کچھ مماثلتیں اور کچھ افتراقات پائے جاتے ہیں۔ تاریخ میں شاعر وادیب کے واقعات، حالات زندگی اور کلام وغیرہ سے متعلق معلومات فراہم کی جاتی ہیں۔ اس میں مورخ کی تنقید شامل نہیں ہوتی ہے۔ جو حقیقت ہوتی ہے صرف اسے ہی قلمبند کیا جاتا ہے۔ تاریخ میں عموماً مشہور ومعروف شخصیات کو جگہ دی جاتی ہے اور اس کے مشہور کلام کو شامل کیا جاتا ہے۔ اس وجہ سے تاریخ کی بہ نسبت تذکرے میں تنقید کے نقوش زیادہ ملتے ہیں۔

تذکرہ عربی زبان کا لفظ ہے۔ اس کے لغوی معنی، ذکر، یادداشت، بیان، سرگذشت، سوانح عمری

اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اُردو، مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی، حیدرآباد